# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## سرکاری رپورٹ / دسواں اجلاس

## مباحثات 2009ء

﴿اجلاس منعقدہ 3/فروری 2009ء بمطابق 7/صفر 1430ھ بروز منگل۔﴾



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 2 |
| 2 | وقفہ سوالات۔ | 2 |
| 3 | رخصت کی درخواستیں۔ | 24 |
| | سرکاری قراردادیں۔ | |
| 4 | مشترکہ قرارداد نمبر 13 منجانب میر محمد صادق عمرانی اور بابو محمد امین عمرانی صوبائی وزراء۔ | 25 |
| 5 | مشترکہ قرارداد نمبر 14 منجانب میر محمد صادق عمرانی اور بابو محمد امین عمرانی صوبائی وزراء۔ | 28 |

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 3/فروری 2009ء بمطابق 7/صفر 1430ھ بروز منگل بوقت صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سیّد مطیع اللہ آغا بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ o وَاذۡكُرۡرَّبَّكَ فِىۡ نَفۡسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيۡفَةً وَّدُوۡنَ الۡجَهۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ o صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِيۡمِ ط

﴿ پارہ نمبر ۹ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ﴾

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف کان لگا دیا کرو اور خاموش رہا کرو امید ہے کہ تم پر رحمت ہو۔ اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ ط

## وقفہ سوالات

**جناب ڈپٹی سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شیخ جعفر خان مندوخیل اپنا سوال پکاریں۔

**☆26 شیخ جعفر خان مندوخیل:** 14، 17 اور 20/نومبر 2008ء کا مؤخر شدہ

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے یکم/جولائی 2006ء تا جون 2008ء کے دوران اپنے افسروں کے دفتروں کی تزئین وآرائش Furnishing / Renovation کی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو ان پر کل کتنی ملین رقم خرچ کی گئی کیا ان سکیموں کے ٹینڈر مقامی اخبارات میں مشتہر کئے گئے ہیں اور ان ٹینڈروں میں کن کن کنسٹرکشن/کنسلٹینٹس نے حصہ لیا۔ نیز مذکورہ سکیم کا آخری بل کب کتنی لاگت اور کس کمپنی کو ادا کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:**

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ جولائی 2006ء سے جون 2008ء تک محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کے افسروں کے کمروں کی تنزئین وآرائش کی گئی۔

(ب) کل 15.686 ملین رقم خرچ ہوئی۔ اس سکیم کے ٹینڈر باقاعدہ مقامی اخبارات میں شائع کئے گئے جن کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئیں۔ ٹینڈر میں جن کنٹریکٹروں/کنسلٹینٹس نے حصہ لیا ان میں (1) عبدالرحمٰن کنسٹرکشن کمپنی (2) پروجیکٹ مینجمنٹ کنٹریکٹر اور سری چن گورنمنٹ کنٹریکٹر اینڈ آرڈر سپلائرز نے حصہ لیا۔ مذکورہ سکیم کا آخری بل مبلغ -/10,00,000 دس لاکھ روپے سری چن گورنمنٹ کنٹریکٹر اینڈ آرڈر سپلائرز کو دیا گیا۔

**مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی وترقیات):** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شیخ صاحب! کوئی ضمنی ہے؟

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! اس سوال میں میں نے پوچھا ہے کہ کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے، کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی وترقیات نے 2006ء سے لے کر 2008ء کے دوران اپنے افسروں کے دفتروں کی تزئین وآرائش کے لئے کتنا خرچ کیا ہے اس کا جواب دیا گیا ہے۔ اس کی لاگت بھی بتادی ہے یہ نہیں بتایا ہے کہ مقامی اخبارات میں دیا ہے۔ اور اس میں بتایا گیا ہے کہ میرٹ پر ایک کنٹریکٹر کو یہ کام دیا گیا ہے سری چن گورنمنٹ کنٹریکٹر آرڈر سپلائرز نے ٹھیکہ میں حصہ لیا۔ اور مذکورہ سکیم کا آخری بل مبلغ دس لاکھ روپے سری چن گورنمنٹ کنٹریکٹر آرڈر سپلائرز کو دیا گیا اسمیں میرا سوال یہ ہے کہ پہلا بل تو منیجمنٹ کو دیا گیا ہے جو انہوں نے لکھا ہے پروجیکٹ منیجمنٹ کنٹریکٹر کو۔ تو کیا وجہ ہے کہ آخری بل کسی آخری ٹھیکیدار کو دیا گیا ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** آپ کا کیا سوال ہے؟

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! آپ اس میں دیکھ لیں پہلا بل صفحہ نمبر ایک پر کنٹریکٹر نمبر دو، پروجیکٹ منیجمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے اور آخری بل سری چن گورنمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جعفر خان! اگر آپ اس میں دیکھیں جو نمبر 2 ہے یہ اس سوال کا حصہ ہے کہ ان افراد نے اس ٹھیکہ میں حصہ لیا ہے اور بل کے بارے میں جو بتایا گیا ہے کہ کس کو دینا تھا دیا گیا ہے یہ نہیں پوچھا گیا ہے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے ضمنی کہ انہوں نے تو کہہ دیا ہے کہ اس میں تین کنٹریکٹرز نے حصہ لیا ہے اس میں آخری دس لاکھ روپے کا چیک ہے وہ سری چن گورنمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے۔ میری معلومات ہیں پہلا چیک وہ منیجمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے۔ یہ کس طرح سے ہے کہ پہلا چیک کیا صحیح ہے منیجمنٹ کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے کیا اس کو کینسل کر کے دوبارہ ٹینڈر کئے گئے ہیں یا ایسے ہی دے دیا گیا ہے۔ اس کی تو اجازت ہی نہیں ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** آپ نے اپنے سوال میں تو اس کی وضاحت نہیں کی ہے کہ یہ میری معلومات ہیں کہ پہلا چیک کسی اور کنٹریکٹر کو اور دوسرا چیک کسی اور کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے سوال میں اس کی وضاحت تو ہے۔ اب ضمنی سوال میں جونئی وضاحت آپ دریافت کرتے ہیں کہ پہلا چیک کسی اور کنٹریکٹر کو اور دوسرا چیک کسی اور کنٹریکٹر کو دیا گیا ہے۔ اس کی مزید معلومات کر کے آپ کو بتا دیں گے آپ نے پہلے سوال میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں پوچھی ہے نہ ہمارے ذہن میں تھا کہ اس کا جواب دیتے اور نہ یہ چیز اس سوال میں موجود ہے اگر پوچھتے تو اس کی وجہ بھی میں بتا دیتا۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں چاہے اس کا آپ نے جواب دیا ہے میں اس کا نہیں کہہ رہا ہوں لیکن جو ضمنی سوال دریافت کئے جاتے ہیں وہ اس کے ہی متعلق ہوتے ہیں جو کہ آپ کے جواب میں پورے نہیں ہوتے ہیں یا ہم سمجھتے ہیں اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے پہلا کنٹریکٹر وہ اس کا منیجمنٹ کنٹریکٹر ہے آخری چیک جو دیا گیا ہے وہ سری چن نے لیا ہوا ہے اس چیز کا اگر آپ اسمبلی کو جواب دیں۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** ہم اس وقت اس کا جواب نہیں دے سکتے ہماری معلومات کے مطابق یہ بات نہیں ہے کہ پہلا چیک کنٹریکٹر نمبر دو کو ملا ہے اور آخری چیک کسی اور کو، یہ تو آپ نے تفصیل نہیں پوچھی ہے نہ ہماری معلومات ہیں یہ نئی معلومات ہم محکمے سے دریافت کر لیتے ہیں کہ کیا صورتحال ہے اگر اس سوال میں واضح پوچھ لیتے تو ہم بتا دیتے کہ کیا وجوہات ہیں وہ بھی آپ کے سامنے آجاتیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جعفر خان صاحب! آپ نیا سوال لائیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! میں آپ کو بتا دوں جو محکمے کے لوگ ہیں ان کا حق تھا کہ وہ ادھر بتا دیتے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** یہ آپ کا حق ہے معلوم کر کے بتا دیں۔

**Sheikh Jafar Khan Mandokhail:** Ok. I shall put it fresh question.

**جناب ڈپٹی سپیکر:** شیخ جعفر خان مندوخیل اپنا سوال نمبر 27 دریافت فرمائیں۔

☆27 شیخ جعفر خان مندوخیل: 14، 17 اور 20/نومبر 2008ء کا مؤخر شدہ

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1998ء کے کمپوزٹ شیڈول میں صوبہ کے تمام اضلاع کیلئے پریمیم مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یکم/جولائی 2005ء تا 30/جون 2008ء کے دوران پلوں کی تعمیر کے علاوہ دیگر کسقدر منصوبوں کی منظوری آئیٹم ریٹ/مقرر کردہ پریمیم سے زائد ریٹ پر ورک آرڈر جاری کئے گئے ہیں ان تمام منصوبوں کے نام ضلع و Executing Agencies وار تفصیل دی جائے۔نیز مخصوص منصوبوں کیلئے مقررہ پریمیم سے زائد فیصد ریٹس پر جاری کردہ ورک آرڈر کی منظوری کی تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:**

(الف) یہ درست ہے البتہ PSDP کے کسی بھی سیکٹر میں ماسوائے کہ قیمتوں میں اضافے کے پیش نظر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات وقتاً فوقتاً مختلف اضلاع کیلئے 1998ء کے شیڈول پریمیم مقرر کرتا رہا۔جسکی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر1۔ نوٹیفکیشن نمبر مارچ 2005ء ۔

نمبر2۔ نوٹیفکیشن نمبر جنوری 2007ء ۔

(ب) پی ایچ ای سیکٹر کی درج ذیل دو سکیموں کے سوا PSDP کی کسی بھی سکیم کیلئے منظور شدہ پریمیم سے زائد پریمیم نہیں دیا گیا ان دو سکیموں پر زائد پریمیم کیلئے بھی محکمہ پی اینڈ ڈی سے پیشگی منظوری حاصل کی گئی تھی جسکی وجہ یہ تھی کہ ان منصوبہ جات کے تحت اوور ہیڈ ٹینک کی تعمیر کروائی گئی چونکہ ٹینک کی تعمیر میں سریا اور سیمنٹ کی مقدار زیادہ استعمال ہوتی ہے سریا کے نرخ گزشتہ سالوں میں بہت زیادہ بڑھ گئے تھے اس لئے پی اینڈ ڈی کے مقرر کردہ پریمیم پر کوئی ٹھیکیدار کام کرنے کیلئے تیار نہیں تھا اس لئے اس کام کے ٹینڈر ریٹ زیادہ آئے جو کہ منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی بھجوائے گئے وہاں سے منظوری کے بعد مذکورہ کام ٹھیکیداروں کو دیا گیا۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! پی ایچ ای کی دو سکیموں PSDP کے منظور شدہ پریمیم سے زیادہ پریمیم نہیں دیا گیا ہے۔ان دو سکیموں پر زیادہ پریمیم دیا گیا ہے محکمہ پی اینڈ ڈی سے پیشگی منظوری لینی تھی جس کے لئے

اوور ہیڈ ٹینک بنانے تھے یا جو بھی ہے انہوں نے جواب دیا ہے پی ایچ ای کے دو ٹینک جو پریمیم میں مکمل نہیں ہو سکتے تھے ان کو ہم نے ریلیکسیشن دی ہے۔لیکن اس کے ماسوائے اور کنٹریکٹ پر بھی پریمیم دیئے ہیں میرے اپنے ضلع میں بھی ایسے کام ہیں جس میں ایک ٹھیکیدار کو پینتالیس فیصد below دیا گیا ہے اور دوسرے کو ایک سو بیس فیصد زیادہ پر دیا گیا ہے محکمہ اریگیشن میں ہے میں نام نہیں لیتا پھر سیاسی بات آ جاتی ہے میں صرف یہ کہتا ہوں کہ یہ جواب نامکمل دیا گیا ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** جناب سپیکر! جعفر خان صاحب کہتے ہیں کہ جواب نامکمل دیا گیا ہے جیسے میر علی خیل کا ذکر کیا ہے یہ اریگیشن کی ایک سکیم ہے سارے ویئر بنانے تھے اس قسم کی چند اور سکیمیں ہیں جن کا جعفر خان نے ذکر کیا ہے وہ ٹیکنیکل وجوہات کی وجہ سے low پر دیا گیا ہے کیونکہ ٹھیکیدار نہیں آتے تھے اس وجہ سے پی اینڈ ڈی نے اس کی low پر منظوری دی ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** پریمیم دیا گیا ہے؟

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** جی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں ہمارے ایک ڈیم کا پینتالیس فیصد below تھا اور دوسرے کا ایک سو بیس فیصد above تھا۔مولانا صاحب نے ان کا نام لیا ہے لیکن اسمبلی میں جو جواب آتا ہے وہ بالکل مکمل ہونا چاہئے آدھا نہیں یہ اچھا ہے اس کے بعد مجھے کوئی اور ضمنی نہ کرنے پڑتے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔جعفر خان اپنا اگلا سوال دریافت فرمائیں۔

**☆28 شیخ جعفر خان مندوخیل:**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عالم خان چوک کوئٹہ پر قائم رہائشی فلیٹس بذریعہ نیلامی مختلف اشخاص کو الاٹ کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔تو اب تک کتنے فلیٹس، فی فلیٹ کس قدر لاگت سے کن افراد کو الاٹ کیا گیا ہے۔الاٹیوں کے نام عہدہ متعلقہ محکمہ کی تفصیل دی جائے۔نیز کیا مذکورہ رہائشی فلیٹس کی نیلامی کا اشتہار قومی اخبارات میں مشتہر کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔مذکورہ فلیٹوں کی فروخت سے اب تک کل موصول شدہ رقم کہاں اور کس اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے۔تفصیل دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:**

(الف) عالم خان چوک پر محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کا کوئی فلیٹ واقع نہیں البتہ کسٹم کالونی میں چار عدد فلیٹس ہیں ان کی الاٹمنٹ بذریعہ نیلامی نہیں کی گئی۔

(ب) ان چار عدد فلیٹس کی کل لاگت مبلغ -/Rs. 33,05,300 محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی ٹیکنیکل اسسمنٹ کے بعد مقرر کی گئی اور انکی الاٹمنٹ ان فلیٹس کے رہائشی جو کہ سرکاری افسران تھے، کو کردی گئی جن کے نام، عہدہ اور تعیناتی کی تفصیل اس وقت کے مطابق درج ذیل ہیں:۔

(1) راحیل ضیاء (ڈپٹی سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری)

(2) فضل الحق (سیکشن آفیسر محکمہ P&D)

(3) دوست محمد (اسسٹنٹ ماحولیات P&D)

(4) جمیل احمد (ریسرچ آفیسر BMC کالج کوئٹہ)

کیو ڈی اے کے حکام نے مطلع کیا ہے کہ مذکورہ فلیٹوں کی فروخت سے اب تک کل حاصل شدہ رقم -/3,03,837 روپے کیو ڈی اے کے اکاؤنٹ نیشنل بینک آف پاکستان سٹیلائٹ ٹاؤن برانچ میں جمع کرائی جا چکی ہے۔ جب کہ بقیہ رقم -/4,01,463 روپے مرحلہ وار کیو ڈی اے کے اکاؤنٹ میں جمع کرائی جارہی ہے۔

**Sheikh Jafar Khan Mandokhail:** No supplementary .

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جعفر خان مندوخیل اپنا اگلا سوال دریافت فرمائیں۔

**☆29 شیخ جعفر خان مندوخیل:**

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 07-2006ء کے PSDP کے سیکٹر نمبر B-1993-0014 فیزیبلٹی اسٹیڈیز اینڈ ریسرچ سکیمات لاگت 400.000 ملین میں عمانی گرانٹ بی ڈی ایف اور اے ڈی پی مانیٹرنگ کے نام سے سکیم بھی منظور ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے۔ کہ 30/جون 2006ء اور 30/جون 2007ء کے دوران بالترتیب 9.515 اور 94.000 ملین روپے بھی مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو 08-2007ء PSDP میں مذکورہ بالا دو سالوں کی

خرچ شدہ رقم کی تصریح نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے۔ نیز عمانی گرانٹ سے خرچ شدہ لاگت کی علیحدہ تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:**

یہ درست ہے کہ 07-2006ء کے PSDP میں اسٹڈیز اینڈ ریسرچ کیلئے بلاک allocation میں مبلغ 94.000 ملین روپے رکھے گئے تھے جس میں سے دوران سال مختلف محکموں کی جانب سے بھیجی جانے والی فیزیبلٹی اسٹڈیز کی سکیموں کو رقوم فراہم کی جاتی ہیں اس رقم میں سے عمانی گرانٹ کی فیزیبلٹی کی سکیم 34.000 ملین روپے کی لاگت سے منظور کی گئی جبکہ بلوچستان معاشی رپورٹ کی تیاری کے بعد بلوچستان ڈویلپمنٹ فورم کی سکیم منظور کی جاتی تھی جو کہ رپورٹ تیار نہ ہونے کی وجہ سے منظور نہ ہوئی نیز اے ڈی پی مائنزنگ کے نام سے کوئی سکیم منظور نہیں کی گئی۔

ریسرچ اینڈ اسٹڈیز کی مد میں مختص شدہ رقم:۔

مالی سال 2006ء کی اصل مختص شدہ رقم 94.000 ملین روپے۔

مالی سال 2006ء کی ترمیم مختص شدہ رقم 58.207 ملین روپے۔

مالی سال 2007ء کی اصل مختص شدہ رقم 17.612 ملین روپے۔

مالی سال 2007ء کی ترمیم مختص شدہ رقم 36.577 ملین روپے۔

عمانی گرانٹ کی فیزیبلٹی اسٹیڈیز پر عمل درآمد ہو چکا اور تمام مختص شدہ رقم خرچ ہوگئی۔ BDF کا انعقاد بلوچستان معاشی رپورٹ پر منحصر تھا اس رپورٹ کی منظوری وفاقی حکومت کی ذمہ تھی اور اس وقت تک منظوری نہیں ہوئی تھی۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** کوئی ضمنی ہے؟

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب! اس میں ضمنی یہ ہے کہ جو محکمہ نے جواب دیا ہے اس نے یہ تسلیم کیا ہے بلوچستان فورم کی تیاری کے بعد بلوچستان ڈویلپمنٹ کی سکیم تیار کی جاتی تھی یہ رپورٹ تیار نہ ہونے کی وجہ سے منظور نہ ہوئی نیز اے ڈی پی مائینزنگ کے نام سے کوئی سکیم منظور نہیں کی گئی ریسرچ اینڈ اسٹڈیز کی مد میں انہوں نے پی اینڈ ڈی کی طرف سے تفصیل دے دی ہے۔ عمانی گرانٹ کے متعلق کہتے ہیں کوئی امداد نہیں آئی ہے فیزیبلٹی رپورٹ تیار نہیں تھی عمانی گرانٹ 34.000 ملین کو کس طرح خرچ کیا گیا ہے جبکہ بلوچستان ڈویلپمنٹ

کی سکیم اس وجہ سے منظور نہیں ہوئی ہے کہ اس کی فیزیبلٹی رپورٹ آتی۔ یہ عمانی گرانٹ کی تفصیل کیا ہے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** ابھی میں نے اپنے سیکرٹری سے پوچھا ہے کہ جو آپ نے کہا ہے 4 سوملین یہ صحیح نہیں ہے بلکہ 94 ملین روپے ہم نے فیزیبلیٹی کے لئے رکھے تھے۔ میرے خیال جعفرخان صاحب اگر آپ اس کو پڑھیں یہ عمانی گرانٹ سے خرچ نہیں ہوا یہ 94 ملین روپے جو فیزیبلیٹی اور ریسرچ کے نام سے جو رکھے گئے تھے اُن میں سے رپورٹ بنانے کیلئے 34 لاکھ روپے خرچ کئے گئے میں نے ابھی روزی خان صاحب سے بات کی کہ اُنہوں نے غلطی کی ہے کیونکہ آپ نے سوال میں پوچھا ہے کہ 4 سوملین ہے لیکن یہاں جواب یہ ہے کہ 4 سوملین نہیں بلکہ 94 ملین روپے ہم نے فیزیبلیٹیکیلئے رکھے ہوئے ہیں اُن میں سے 34 ملین روپے اُن کی فیزیبلیٹیو غیرہ بنانے کیلئے، اور فیزیبلیٹی فنڈ سے وہ مکمل ہوگئی لیکن عمانی گرانٹ سے کام اس وجہ سے شروع نہیں ہوا ہے کہ بلوچستان ڈویلپمنٹ فورم کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ہے۔

**شیخ جعفرخان مندوخیل:** سر! Question No 30 سے دولائن اُوپر عمانی گرانٹ کی فیزیبلیٹیا سٹیڈیز پر عمل درآمد ہوچکا ہے اور تمام مختص شدہ رقم BDF کا انعقاد بلوچستان معاشی رپورٹ پر منحصر تھی اس رپورٹ کی منظوری وفاقی حکومت کی ذمے تھی اس وقت تک منظوری نہیں ہوئی تھی تو عمانی گرانٹ پر جب اسکی منظوری نہیں ہوئی تھی ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ عمانی گرانٹ کی فیزیبلیٹی اسٹیڈیز پر عمل درآمد ہوچکا ہے تو یہی definitely یعنی کہ یہ رقم خرچ کرچکی ہے تو ٹھیک ہے کہ اپنی رقم کی تصحیح کردی میری رپورٹ کے مطابق آئیگی 4 سوملین ہے 2 سوملین ہے، 3 سوملین ہے آپ نے exact figure بتادی اُس کے اوپر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے یہ میں کہہ رہا ہوں کہ فیزیبلیٹیا آپ کے پاس major feasibility جو main component تھا وہ نہیں آیا تھا تو عمانی گرانٹ کے 34 ملین روپے ہیں وہ کس اتھارٹی کے تحت خرچ کئے گئے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جعفرخان صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ سکیم جو بنتی ہے اُن کی فیزیبلیٹی بلوچستان گورنمنٹ اپنبناتی ہے اور عمانی گرانٹ بندتھی تو اس سکیم پر کام شروع کرنا الگ چیز ہے سکیم پر کام شروع کرنے کیلئے جب رپورٹ مکمل نہیں ہوئی تو اس وجہ سے مرکزی حکومت نے ابھی تک منظوری نہیں دی ہے کہ ہم اُنہی فنڈز پر اُنہی سکیم پر کام شروع کرلیں اور جہاں تک فیزیبلیٹیبنانے کی بات ہے تو وہ سکیم الگ ہوتی ہے فیزیبلیٹیا لگ ہوتی ہے ہم نیفیزیبلیٹیو تیار کی ابھی اس مراحل میں ہے کہ اگر وہ ہمیں اجازت دیدیں اور ہم سکیم پر کام اُسی فیزیبلیٹیکے مطابق شروع کرسکتے ہیں تو یہفیزیبلیٹیکے فنڈز سے خرچ ہوئے یہ عمانی گرانٹ کی مد سے خرچ نہیں ہوئے ہیں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** یہ عمانی گرانٹ کی مد سے خرچ نہیں ہوئے ہیں۔عمانی گرانٹ ابھی تک آپ کے پاس پڑی ہوئی ہے،ok۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی جعفر خان مندوخیل اپنا سوال نمبر 30 دریافت فرمائیں۔

**☆30 شیخ جعفر خان مندوخیل:**

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ڈی پی یکم/جولائی 2003ء تا 30/جون 2008ء تک تقریباً 60 فیصد منصوبوں کو Revised کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو تمام منصوبوں کا نام سکیم منظور شدہ لاگت مع سال تکنیکی منظوری تاریخ ٹینڈر مع شیڈول ریٹ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ لاگت اور وجہ تبدیلی کام کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:**

(الف) یہ بات درست نہیں ہے کہ جولائی 2003ء تا جون 2008ء تک 60 فیصد سکیموں پر نظر ثانی نہیں کی گئی۔

**مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی وترقیات):** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی جعفر خان صاحب!

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** مجھے تھوڑا سوال پھر مولانا صاحب کا جواب بھی پڑھنا پڑے گا اُس کی مد میں میں نے لکھا ہے کہ 60 فیصد منصوبوں کو revise کیا گیا ہے اُس میں اگر جزو(الف) کا جواب اثبات میں ہے کہ تمام منصوبوں کا نام سکیم منظور شدہ لاگت مع سال تکنیکی منظوری تاریخ ٹینڈر مع شیڈول ریٹ اور نظر ثانی شدہ تخمینہ لاگت اور وجہ تبدیلی کی تفصیل دی جائے ۔اس کی detail یہ تھی جیسے عمانی گرانٹ میں میں نے 4 سو ملین روپے فیزیبلیٹی اسٹڈیز کا کہ وہ آپ کو مل رہے ہیں آپ نے جواب دیا ہے کہ 4 سو نہیں 94 ملین روپے مل رہے ہیں اس طرح ایک میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ 60 فیصد خرچ ہوئے اور تفصیل مانگی تھی سر! آپ کہہ دیتے کہ 60 نہیں 70 یا 55 فیصد خرچ ہوئے اور ان منصوبوں کی تفصیل ابھی تک نہیں آئی ہے نمبر 1 ضمنی یہ ہے اور آپ نے صرف اتنا کہہ دیا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ جولائی 2003ء تا جون 2008ء 60 فیصد سکیموں پر نظر ثانی نہیں کی گئی ہے۔یہ میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے جان چھڑانے کی اس میں کوشش کی ،بجائے وہ تفصیل دینے کی 60 فیصد نہیں تو 61 فیصد ہو تو میرے ساتھ تو exact figure نہیں ہوتے ممبر

تو اپنی معلومات کی بناء پر question کرتا ہے پھر ڈیپارٹمنٹ اُس کی تصحیح کرتا کہ 60 فیصد نہیں 70 فیصد ہوا ہے اور باقی تفصیل یہ ہے جبکہ میری معلومات کے مطابق 60 فیصد سے بھی زیادہ سکیمیں revised کی گئی ہیں اور رقوم وائز تو میرے خیال میں 100 فیصد ہونگی جو آج تک چل رہی ہیں میں نے اُنکی تفصیل مانگی تھی سر! اُنہوں نے صرف اس بات پر مکمل کر دیا کہ 60 فیصد نہیں ہوئی ہیں یہ تو آپ فیزیبلیٹی اسٹڈیز میں بھی کہہ دیتے کہ 4 سو ملین نہیں 94 ملین روپے ملے ہیں جب اُدھر آپ نے تصحیح کر دی، میرے 60 فیصد کی تصحیح کر کے پھر اُس کی تفصیل دیتے مولانا صاحب!

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** جناب سپیکر! اس بارے میں میں کچھ وضاحت کرونگا یہ سوال جیسے جعفر خان کہتے ہیں میں بھی اس کو ناکافی سمجھتا ہوں کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ ابھی تک کوئی revision نہیں ہوئی ہے بلکہ پی اینڈ ڈی ہر سکیم کو، ہر سکیم اپنی اصل جو پہلے ماتحت وہ revised ہوتی ہے اور revision پی اینڈ ڈی کا کام ہوتا ہے وہ اس طرح نہیں ہے کہ نہیں ہوئی ہے یہ ہوئی ہے اور یہ جو پی اینڈ ڈی والوں نے دیا ہے یہ ناکافی ہے لیکن جعفر خان صاحب کے سوال کے بارے میں میں بھی گزارش کرتا ہوں کہ اگر 2003ء سے 2008ء تک یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ پورا PSDP اُدھر موجود ہے اور وہ خود دیکھ بھی سکتے ہیں اور اُن کو معلومات بھی ہو سکتی ہیں سوال کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی خاص سکیم کے بارے میں وہ پوچھے کہ یہ revision کس بنیاد پہ ہوئی ہے تو اُن سکیموں کے بارے میں اگر کوئی پوچھے تا کہ ہم اُن کو 2003ء سے 2008ء تک پوری انکی detail، اور اِن کا جواب دینا ہماری اسمبلی کے قانون کے مطابق آتا ہے کہ سوال ضخیم ہے لہٰذا لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ تو اس کا بھی یہی جواب پھر اُن کو ملے گا کہ سوال بہت زیادہ ضخیم ہے لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں ورنہ اگر جعفر خان صاحب کی نظر میں اس قسم کی کوئی بات ہو کہ فلاں سکیم جو فیزیبلیٹی کی ضرورت نہیں تھی revision کی تو وہ revised کی گئی ہے اس بنیاد پر یا اُس بنیاد پر تو فلور کو ہم معلومات دے سکتے ہیں لیکن انکا سوال بھی بہت بڑا ہے اور پی اینڈ ڈی کا جواب بھی میں ناکافی سمجھتا ہوں کیونکہ اُنہوں نے پوچھا ہے کہ 60 فیصد نہ ہو 30 فیصد ہو 30 فیصد نہ ہو شاید 60 فیصد سے زیادہ ہو لیکن اس سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ پی اینڈ ڈی نے نہ revision کی ہے اور نہ اس پر revision ہوئی ہے، بالکل ہوئی ہے کافی سکیموں کے بارے میں revision ہوئی ہے اور گزشتہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اس بنیاد پر بلوچستان کے عوام کیلئے فرض کریں ایک کروڑ پہلے اُن کا جو رف پی سی ون بنا ہوا ہے جو تین کلومیٹر ہے جبکہ وہاں علاقے کے لوگوں کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا ہے تو وہ revised کر کے 20 کلومیٹر تا کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ملیں یا

کچھ اس قسم کی سکیمیں ہیں پہلے پی اینڈ ڈی میں آتی ہیں صرف منظوری کیلئے پی سی ون آجاتے ہیں پھر detail میں جب جا کے detail پی سی ون جب بنتا ہے اُس میں زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اسی بنیاد پر ان کے سوال کا جواب پی اینڈ ڈی کی طرف سے میں ناکافی سمجھتا ہوں اور ان کے سوال بھی اس بنیاد پہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید اُنکو پھر بھی جواب نہ مل جائے کیونکہ یہی جواب مل جائے گا کہ سوال بہت ضخیم ہے لائبریری میں رکھا جائے تو میری جعفر خان صاحب سے گزارش ہے کہ اگر کسی بھی منصوبے کے بارے میں کہ وہ بلوچستان کے عوام کے مفاد میں نہیں ہے اور بلوچستان کے خزانے کو کوئی نقصان خدانخواستہ اسکی وجہ سے پہنچ گیا ہو تو وہ سوال ذرا مخصوص revision کے بارے میں لائیں تا کہ ہم پی اینڈ ڈی کی طرف سے اُن کو جواب دے سکیں، شکریہ!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی جعفر خان صاحب!

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** مولانا صاحب نے تو ایک بات صحیح کی کہ سوال بڑا ضخیم ہے اس کی detail ہمارے لئے بڑی مشکل ہے اور یہ بھی اُنہوں نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی صحیح کہتے ہیں کہ 60 فیصد نہیں ہے تو اس میں ٹرخانا نہیں چاہئے تھا اسمبلی کو پوری تفصیل دینی چاہئے تھی کیونکہ That means Department is not taken the Assembly to the serious. اگر ڈیپارٹمنٹ اسمبلی کو serious نہ لے تو وہ بھی میں نہیں سمجھتا ہوں یہ میری معلومات ہیں مجھے کسی معلومات کی ضرورت نہیں میں تو پانچ سال سے بلکہ بیس سال سے ادھر بیٹھا ہوں جو بھی ہوتے رہے مجھے تو سب معلومات ہیں وہ اس ہاؤس کیلئے ہوتی ہیں آخری سال کا بجٹ آپ نے دیکھا مولانا صاحب! ہم نے کہا کہ ہم بجٹ نہیں بنا سکتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے نئی سکیموں کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جو نئے ممبران تھے اُن کا اعتراض یہ تھا کہ بھائی یہ تو پرانی سکیمیں ہیں ہمارا کیا قصور ہے ہمارے ایریا میں ڈویلپمنٹ ہونی چاہئے اور آنے والے بجٹ میں میں آپ کو آج پیشگی بتا رہا ہوں کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ نے 50 ارب روپے کی خصوصی گرانٹ نہیں دی تو اس کے بغیر موجود normal circumstances میں ہم نیا بجٹ نہیں بنا سکیں گے اُسی پرانے کو چلاتے رہیں گے اگر معلومات چاہتے ہیں میں تو ایسی سکیم کا نام بھی بتا سکتا ہوں کہ تین کروڑ سے سوا ارب تک پہنچی 5 کروڑ سے وہ 75 کروڑ تک پہنچی تو اس وجہ سے اُس کی تفصیل آنی تھی تا کہ اسمبلی اس پر فیصلہ کرے کہ یہ سکیم کب تک چلتی رہے گی آیا یہ سکیم 3 کروڑ سے پھر اگلے سال 10 کروڑ پھر اگلے سال 40 کروڑ پھر اگلے سال 70 کروڑ پھر اگلے سال 104 کروڑ تک پہنچ جائے، یہ کب تک چلے گی اُس وجہ سے یہ تفصیل اسمبلی میں آنی ضروری تھی اور مجھے بھی comparative مل جاتا اور میرے ساتھ نہ کوئی آفس نہ کوئی اسٹیبلشمنٹ ہے کہ میں تمام PSDPs

کو یکجا کر کے ایک دوسرے کے ساتھ comparison کر کے اُن کا نوٹ بناؤں جبکہ P&D کہتی ہے کہ ہم نوٹ نہیں بنا سکتے ہیں میں غریب کس بس کا میں تو ایک آدمی ہوں ایک سٹاف آفیسر ہوتے ہوئے جو دفتروں میں بھاگتا ہے اس وجہ سے مولانا صاحب سے میری request ہوگی میں بھی جواب دیتا تھا مولانا صاحب کی پوسٹ پر 1993ء میں رہ چکا ہوں منسٹر P&D، اسمبلی سے question آتے تھے اور اسلم بزنجو صاحب اور بھی ہمارے ساتھ اُس وقت منسٹر تھے اس ہاؤس میں ظہور کھوسہ صاحب تھے ہم ان کے جواب دیتے تھے آج بھی میری requirement بنیادی طور پر یہ ہے یہ پھر لائبریری میں نہ رکھے ضخیم کو بھی آپ سب میں تقسیم کر لیں تا کہ ممبر بیٹھ کر خود ہی دیکھ لیں۔ کل بجٹ بنانے سے پہلے ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ کونسی سکیم پہ کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور آگے کب تک خرچ کرنا ہے اسی طرح تو یہ over all PSDP ہمارے through forward جو ہے 50 ارب روپے، 40 ارب روپے یہ بڑھتے رہیں گے revision ہوتی رہے گی تو اگلے دس سال تک کوئی بجٹ پھر نہیں بنائے گا آخر یہ صوبہ، نئی ضروریات بھی آتی ہیں یہ صرف 2002ء یا 2003ء کی ضروریات کے اُوپر ہم لوگوں نے اتفاق کیا ہے The question was for that تا کہ اسمبلی کے ممبران کیلئے بھی آئیں اور میرے لئے بھی comparative بن کر کے آجائیں میں خود اتنا قابل تو سمجھ لیتا ہوں لیکن اتنے میرے ساتھ وسائل نہیں ہیں کہ 2002ء سے لیکر 2007ء یا 2008ء تک ان سب کا میں comparative بناؤں پھر کہوں کہ یہ سکیم orignal اتنی منظور ہوئی تھی پھر اس کی revised اتنی دی ہے ایک تو یہ ہے، دوسری بات یہ ہے کہ normal revised بس بالکل مولانا صاحب سے یہ کہتے ہیں normal revised ایک سکیم بنی ہے 50 لاکھ کی ہے ریٹ میں changes آجاتی ہیں quantities میں آجاتی ہیں ساٹھ لاکھ میں پہنچ جاتی ہے 40 لاکھ میں آجاتی ہے 70 لاکھ میں پہنچ جاتی ہے اُسی limit میں 10 فیصد 15 فیصد اجازت ہوتی ہے کہ وہ with the limit 15% تک کریں لیکن اگر یہ ایک ہزار فیصد بڑھے ایک روپے سے ہزار روپے ہوجائیں اُس کی بھی اس اسمبلی کو پھر سامنے آجاتی ہے آپ کے سامنے بھی آجاتی ہے آج آپ کے بھی یہ وسائل نہیں ہیں کہ آپ ان سب چیزوں کو پڑھ لیں تو میری یہ request ہوگی کہ ان تمام سوالوں کے خصوصی طور جوابات next budget preparation کیلئے اور موجودہ ہاؤس کی معلومات کیلئے یہ اگر ضخیم ہے بھی دے دیں اور تمام ممبران میں تقسیم کر لیں تا کہ ممبران وہ comparative دیکھ لیں اور اگلے بجٹ کیلئے detail بنا سکیں۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جناب سپیکر! جعفر خان کی بات صحیح ہے کیونکہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے جتنی

بھی revision کی ہے وہ خالصتاً بلوچستان کے عوام کے فائدے میں ہیں کیونکہ ہمارے ایم پی اے صاحبان یا منسٹر صاحبان یا جو بھی ہمارے نمائندے ہیں اُنہوں نے جو تجاویز دی ہیں detail میں اُن کو معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کیا ضرورت ہوتی ہے فرض کریں کسی گاؤں یا علاقے کے لئے دس کلومیٹر روڈ کی ضرورت پڑتی ہے تو وہاں سے پانچ کلومیٹر، اب پانچ یا چھ کلومیٹر کے پیسے تو اُس وقت ضائع ہوتے ہیں فنڈ جب تک آپ پیمنٹ اور شامل نہ کریں بلوچستان کے عوام اور میں سمجھتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی کے ان فیصلوں کی وجہ سے آج بلوچستان کا نقشہ کچھ تبدیل ہے آج پورے بلوچستان میں جو ڈویلپمنٹ ہوتی ہے مجھے ماننا پڑے گا کہ بلوچستان کے over draft ہمیں اس بات کی بھی اُمید تھی اور ابھی جب محترم آصف علی زرداری صاحب نے ہمارے بلوچستان کے اوپر جو مہربانی کی اُنہوں نے پندرہ ارب یا ساڑھے سترہ ارب روپے اپنے یا مرکز کے ذمے لے لیا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں انشاءاللہ اس قسم کے انصاف والے لوگ بھی آئیں گے کہ بلوچستان کی اس پریشانی کو اس مشکل کو ختم کردیں گے۔ ہم نے اچھے فیصلے کیئے ہیں اور اُن فیصلوں کی بنیاد پر کچھ وقت کیلئے ہمیں مشکل پڑ گئی لیکن اللہ نے وہ مشکل ختم کردی اور بلوچستان کا نقشہ بھی کچھ تبدیل ہوگیا ہمارے اوپر جو بھاری بوجھ تھا وہ زرداری صاحب نے جو صدر پاکستان ہیں اُنہوں نے ختم کردیا میں اس فلور پر اور اس حوالے سے زرداری صاحب کا مشکور ہوں اُنہوں نے بلوچستان کی بہتری کیلئے جو وعدے کئے تھے یا اُن کی مشکلات کو ختم کرنے کیلئے پہلا ایک بہت بڑا قدم اٹھایا پانچ چھ سال سے ہمارا یہ مطالبہ تھا کہ ہمارا over draft کو ختم کیا جائے جناب سپیکر! اگر ہم اس قسم کے فیصلے نہ کرتے فیڈرل گورنمنٹ تو آپ کو معلوم ہے کہ ہمیں کچھ نہیں دیتی ہم نے بلوچستان کے عوام کیلئے یہ کام تو کردیا لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے ایک نیک نیتی کی بناء پر جب ایک حکومت قائم ہے اُنہوں نے ہمارا امداد کیا تا کہ ہم بلوچستان کے عوام کو بھی فائدہ پہنچاسکیں اور جتنی بھی سکیموں کو بڑھا دیا ہے یہ بلوچستان کے عوام کیلئے ہیں اور اس بات کا جائزہ پوری کیبنٹ کے ساتھیوں نے لے لیا ہے بجٹ بنانے کے دوران تو سب کیبنٹ اور بلوچستان حکومت اس پر متفق ہوگئی کہ یہ منصوبے بلوچستان کے عوام کیلئے ہیں اور ہم اس کو نہ کم کرسکتے ہیں نہ ختم کرسکتے ہیں بلکہ بلوچستان حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ ہم انہیں پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے تو انشاءاللہ اس میں اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے میں نے پہلے بھی کہہ دیا کہ جعفر خان صاحب کے لئے کوئی تفصیلات اس سوال کے حوالے سے ہونی چاہیئے تھیں جب کہ میں نے ناکافی کا اعتراف کردیا تو آگے جاکے انشاءاللہ ہماری اسمبلی ہم اس سوال کو چلائیں گے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** محمد اسلم بزنجو!

**سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی و برقیات):** جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ ہم جو آگے مئی جون میں بجٹ بنائیں گے تو پھر یہی حال ہوگا اور یہ جاری سکیمیں پھر آئیں گی آن گوئنگ کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے باقی جو ممبرز ہیں ہم کہتے ہیں کوئی روڈ یا کوئی ترقیاتی سکیم یا پیسہ پڑا ہے میرے خیال میں اب تک کسی ممبر کی کوئی سکیم نہیں ہوئی ہے مولانا صاحب اس بات کا خیال رکھیں جو ہمارے ساتھ تین کروڑ کیا وعدہ کیا تھا وہ آج تک نہیں ملے ہیں حالانکہ ہم سب ساتھی اسد صاحب دیگر اس وقت بیٹھے تھے ہم نے پہلے بھی کہا اگر اس وقت کسی ساتھی کو یہ یاد نہیں ہے مجھے تو وہ بات یاد ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔ مولانا عبدالواسع!

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** سردار صاحب! شاید اس طرح بات کی ہے ہم نے اور بلوچستان حکومت نے جب یہ فیصلہ کیا کہ ہم ان جاری منصوبوں کو جاری رکھتے ہوئے ہمارے ڈویلپمنٹ سائیڈ کے وہ ہم کریں گے پی اینڈ ڈی نے اس کے لئے تو بارہ ارب روپے کی ڈیمانڈ کی ہے اور مختلف محکموں کا جو اس میں درمیان کا جھگڑا ہے اس کے باوجود ہم نے یہ بہت کوشش کی ہے آخر بات آٹھ ارب روپے تک آ کر رک گئی ہے اس سے ہم زیادہ نہیں دے سکتے ہیں لیکن بات یہ طے ہوئی ہے کہ ہم ہر ایم پی اے کے لئے مرکز سے جا کر مانگیں گے تو ہم نے اسی بنیاد پر مرکز سے بات کی وزیر اعظم صاحب جب آئے تھے تو انہوں نے اڑھائی اڑھائی کروڑ اور دے دیئے میرے خیال جناب سپیکر! بلوچستان کی تاریخ میں نہیں ہے اور جب سے ہم اس اسمبلی سے وابستہ ہوئے ہیں پہلے کبھی اتنی زیادہ رقم ہوئی ہے نہ ملی ہے پچاس لاکھ روپے سے زیادہ نہیں تھی کبھی اتنا ایم پی اے فنڈ نہیں ہوا ہے ابھی تو ساڑھے سات کروڑ روپے ملے ہیں یہ بھی اللہ کی مہربانی ہے اور وہ سکیمیں چل رہی ہیں یہ بلوچستان حکومت کا فیصلہ تھا لیکن اس کے لئے جب فنانس ڈیپارٹمنٹ ہمیں بارہ ارب روپے نہیں دے رہا تھا تو ہم کہاں سے لوگوں کو دیتے۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی شیخ جعفر خان صاحب!

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** جناب والا! میں پہلے اٹھا تھا اسلم بزنجو نے کہا کہ میری ضمنی ہے تو میں اس لئے بیٹھ گیا جناب! مولانا صاحب نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ وہ ابھی تک provide نہیں ہوئے ہیں بلکہ یہ بات آن ریکارڈ ہے آپ بھی پچھلی اسمبلی کا حصہ تھے اس وقت بھی میں نے یہ کہا تھا کہ جو پی ایس ڈی پی ہم بنا رہے ہیں جس کے لئے پچاس سے ساٹھ ارب ہم through forward دے رہے ہیں یہ تو بجٹ کا صرف تیس فیصد ہونا چاہئے ہم تو پانچ سو فیصد سے بھی زیادہ دے رہے ہیں اس وقت ہم نے کہا تھا کہ ہمارا جو

پی ایس ڈی پی ہے آئندہ دس سال تک وہ چلتا رہے گا آج بھی میں اس فلور پر یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کی ابھی تصحیح نہیں کی گئی ہاؤس اس کا فیصلہ کرلے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ صرف چیف منسٹر یا اے سی ایس ڈویلپمنٹ یا مولانا صاحب اس کے کمپٹینٹ ہوں ہاؤس اس کا فیصلہ کرلے کیونکہ یہ اس کے لئے اتنے باؤنڈ ہو گئے کہ یہ کیسے چلائیں گے یعنی دس سال تک کوئی نیا بجٹ نہیں آئے گا اگر آپ کو یاد ہو گزشتہ سال 08-2007ء میں یہ بجٹ نہیں بنا سکتے تھے تو یہی وجہ تھی کہ جاری سکیموں کو ہم نے مکمل کرنا تھا اس کے بعد جو ہماری موجودہ حکومت آئی ہے اس میں بھی یہ جواز دیا گیا ہے کہ اس کے لئے ہمارے پاس سرپلس پیسے نہیں ہیں لہذا ہم لوگ بجٹ نہیں بنا سکتے ہیں اور یہ جس طریقے سے چل رہا ہے مجھے تو پہلے سے ڈیٹیل پتہ ہے میں صرف یہ بات ہاؤس کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ ہم آج بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس اسمبلی نے اگر اپنی پانچ سالہ مدت پوری بھی کی، اگر ان سکیموں کو اس طرح سے چلایا گیا ان فنڈز سے چلایا گیا تو ان کو نیا بجٹ بنانے کا موقع نہیں ملے گا Thanks to the President ,Thanks to the Prime Minister. انہوں نے پہلے تین ارب روپے کی گرانٹ دی دوسری بار پونے تین ارب روپے اور آخری سب اوورڈرافٹ بھی انہوں نے ہمارا ختم کر دیا ہے It is very good . اگر ہم آج زندہ ہیں تو ان فنڈز کی وجہ سے زندہ ہیں ان گرانٹس کی وجہ سے زندہ ہیں اور اگر یہ نہیں ہوتے تو ہم اسی طرح بیٹھے ہوتے اور اسمبلی میں حاضری لگا کر چلے جاتے وہی سکیمیں چلتی رہتیں تو میں نے اس کے لئے یہی کہا کہ سکیموں کی تفصیل مکمل آنی چاہیئے اور یہ بھی بتانا چاہئے کہ یہ سکیمیں اگلے کتنے سال تک چلتی رہیں گی کیونکہ صرف ایم پی اے فنڈ سے صوبے کا کام نہیں ہوتا جیسا کہ آپ کو پورا پتہ ہے کہ ایم پی اے فنڈ ہوتے ہیں کدھر دو لاکھ دے کدھر ہی چھ لاکھ دے آبپاشی کے میجر پراجیکٹس، روڈز کے میجر پروجیکٹس واٹر سپلائی کے میجر پروجیکٹ حکومت صرف پی ایس ڈی پی میں ہی بناتی ہے آپ ہمیں پی ایس ڈی پی کی تفصیل دے دیں یہ اسمیں ہی آتے ہیں وہ ایم پی اے فنڈ اس میں یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ آپ ان چیزوں کو کور کرلیں بے شک ایم پی اے فنڈ کو کم کر دیا جائے لیکن پی ایس ڈی پی کو تو فریز کر دیا جائے کہ اس کی کیلئے نئی سکیمیں آئیں اور نئی ضروریات آئیں ویسے بھی دس سال تک ایک چیز کو ایک سکیم کو کب تک چلاتے رہیں گے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔ زمرک خان!

**انجینئر زمرک خان (وزیر مال):** جناب! جیسا کہ سردار صاحب نے کہا پہلے ہم اس کے لئے بیٹھ گئے تھے یہ جو اکیس ارب روپے جاری سکیموں کے لئے تھے بعد میں یہ فیصلہ ہوا کہ جو تیرہ ارب روپے ہیں ان سے ہماری سکیمیں چلتی تھیں جس پر پچاس فیصد یا پندرہ فیصد کام ہوا اس کو فریز کر دیتے ہیں اور باقی جو آٹھ ارب روپے

بچتے ہیں وہ جاری سکیموں کے لئے رکھ لیتے ہیں جو پیسے اس وقت ہمارے لئے بچتے تھے وہ پانچ ارب یا آٹھ ارب روپے تھے ایم پی اے فنڈ کے اگر صدر صاحب پیسے نہیں دیتے جو گرانٹ تھی تو اس وقت وہ موجود پیسے تمام ممبروں میں تقسیم کرنے اور پی ایس ڈی پی بنانے کے لئے کہا تھا اور ایک دوسرے سے یہ مشورہ کیا تھا ابھی جب سردار صاحب نے کہا ہے کہ جب پریزیڈنٹ صاحب کے پیسے آ گئے ہیں انہوں نے پانچ کروڑ روپے دیئے ہیں اس سے پہلے ہمیں تین کروڑ روپے دیئے گئے اس کے بعد اڑھائی کروڑ روپے، وہ پیسے کہاں گئے جس کے لئے کہا تھا کہ ہم ممبروں کے درمیان برابر تقسیم کریں گے اگر آن گوئنگ سکیموں پر کام ہوتا ہے یا جو پیسے فنانس سے آتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں کم از کم اعتماد میں لیا جائے ہمیں بٹھا کر بتایا جائے کہ جی یہ صوبے میں کام ہو رہے ہیں اس میں آپ کا کیا مشورہ ہے تو ہمارے ایریا میں کوئی جاری سکیمیں نہیں ہیں ایک دو چل رہی ہیں باقی پتہ نہیں کدھر جاری سکیمیں چل رہی ہیں کدھر کام ہو رہا ہے کیسے ہو رہا ہے اس کی ہمیں کوئی انفارمیشن ابھی تک نہیں ملی ہے۔ اگر آئندہ بجٹ کے لئے ہم ابھی سے منصوبہ بندی نہیں کریں گے پھر ہم صدر صاحب کے پاس بھیک مانگنے کے لئے جائیں گے کہ ہمیں پی ایس ڈی پی بنانے کے لئے دیں۔ ٹھیک ہے میں یہ مانتا ہوں کہ پچاس لاکھ روپے پہلے ایم پی اے فنڈ تھا لیکن جو سکیمیں بنتی تھیں وہ فنڈز آتے تھے اور جو روڈ بنتی تھی وہ کس مد سے، آج کل اس مد میں ہمیں کچھ نہیں مل رہا ہے اس مد میں ہمیں کوئی پیمنٹ نہیں ہوئی ہے اس کے لئے تو ہمیں اس حد تک محدود رکھا گیا ہے کہ یہی صرف سات کروڑ روپے ہیں پی اینڈ ڈی کے لئے تو اور بھی سکیمیں آتی ہیں باہر کی این جی اوز بھی دیتی ہیں ان کو مختلف ادارے فنڈز دیتے ہیں ہمیں اس کے لئے کوئی نفارمیشن نہیں ملتی ہے جو ہمارے علاقوں میں خرچ کرنا چاہئے یا جو مخصوص علاقے ہیں ان کے لئے تو نہیں ہونا چاہئے یہ تو پورے بلوچستان میں خرچ کرنا چاہئے میری عرض ہے مولانا صاحب پی اینڈ ڈی کے منسٹر ہیں وہ اس پر غور کریں دیکھیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** مولانا عبدالواسع سینئر منسٹر!

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جناب سپیکر! یہ اچھی بات ہے کہ اس وقت ان تمام باتوں کی وضاحت ہو جائے۔

**سردارزادہ رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی۔

**وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:** جناب سپیکر! ہمیں جو شروع میں فنڈز دیئے گئے تھے ہر ایم پی اے کے لئے پانچ پانچ کروڑ روپے کا اناؤنس کیا گیا تھا اس کے بعد جناب صدر زرداری صاحب نے مہربانی کی تین ارب

روپے دیئے اڑھائی کروڑ اس سے بنتے ہیں پھر جو اوچ پاور سے رقم بنتی ہے تین ارب روپے وہ ایم پی اے کے لئے ہے تو یہ تقریباً دس کروڑ روپے ایک ایم پی کے بنتے ہیں اس کی ہمیں وضاحت کر کے بتا دیں کہ اوچ پاور کے چھ ارب روپے اس سے ہمیں سکیمیں دی گئی ہیں یا ہمارے ایم پی اے فنڈ سے یہ پیسے کاٹے گئے مہربانی کر کے اس کی وضاحت کریں۔شکریہ!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** مولانا عبدالواسع سینئر منسٹر!

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جناب سپیکر! رستم جمالی کی بات سے پہلے میں کچھ اور عرض کر دوں ہمارے دوست فرماتے ہیں ہم نے یہ طے کر دیا کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ نے پہلے کچھ نہیں دیا تھا تو ہم اپنا بجٹ بنانے کے لئے اس دوران ہماری جو ایک دوسرے کے ساتھ میٹنگ ہوتی رہی تو اس وقت پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی بارہ ارب روپے کی ڈیمانڈ تھی کہ اس میں سے نو ارب روپے ہمیں جاری سکیموں کیلئے چاہیئے تین ارب روپے ہم نئی سکیموں کے لئے نئے ممبروں کو دینا چاہتے ہیں جبکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ آٹھ ارب روپے پر کھڑا تھا کہ ہم صرف آپ کو آٹھ ارب روپے دیں گے اس کے بعد حکومت بلوچستان نے متفقہ طور پر شمس صاحب کی سربراہی میں یہ فیصلہ کرلیا کہ ہم مرکزی حکومت کے پاس جائیں گے کہ تین ارب روپے یا پانچ ارب روپے دے تاکہ ہم پانچ پانچ کروڑ روپے اپنے ہر ایم پی اے کو ایم پی اے فنڈ کے لئے دیدیں تو یہ مرکز سے ہم ڈیمانڈ کریں گے مانگیں گے ابھی فنانس ڈیپارٹمنٹ ہمیں اس کے لئے اجازت نہیں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے پاس تو اتنے فنڈز نہیں ہیں ہم کہاں سے دے دیں تو اسی بنیاد پر جب ہم نے فیصلہ کرلیا کہ ہم جا کر مرکز سے حاصل کر کے اور ان کو ہم یہ کہہ دیں کہ ہم اپنے نئے ایم پی ایز کو کچھ نہیں دے سکتے ہیں لہٰذا ہمیں یہ فنڈ دیا جائے تو پھر یہ پانچ ارب روپے، تین ارب روپے پہلے اور دو ارب روپے بعد میں آئے تو اس کے لئے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہمارے جو نئے ایم پی اے صاحبان آئے ہیں ان کو دیں۔ہم نے پی ایس ڈی پی کو ان بڑے منصوبوں کے لئے رکھا۔میں جعفر خان صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں میری اپنی رائے ہے کہ دو دو، تین تین، چار چار لاکھ روپے دے کر کے اس سے نہ بلوچستان آباد ہوسکتا ہے نہ اس کی کوئی ترقی ہوسکتی ہے اور نہ اس سے بلوچستان کا نقشہ تبدیل ہوسکتا ہے سیاسی بنیاد پر تو خوش کر سکتے ہیں علاقے کے لوگوں کو کسی کا دو لاکھ روپے کا کام کر دیا۔ایک وہاں اپنے طور پر خرچ کر کے لیکن بلوچستان کی آبادی اس سے نہیں ہوسکتی ہے میں تو اس کے حق میں بالکل نہیں تھا کہ یہ تین ارب روپے ہمیں ملیں اس سے ہم ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیں تاکہ کسی بھی حلقے میں اگر کوئی روڈ ہو تو باہر سے لوگ آ کر یہ کہیں کہ یہ بڑی اچھی روڈ ہے یہاں بجلی ہے لوگ محسوس کریں کہ یہاں ڈویلپمنٹ صحیح

معنوں میں ہو رہی ہے یہاں ڈویلپمنٹ کا رخ آ رہا ہے اور یہ جو اتنا بڑا صوبہ ہے ہم مرکز کو یہ کہیں کہ ہم ان چھوٹے چھوٹے فنڈز سے ترقی نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ہم نے اگر دو تین گھر کو بھی بجلی دینا ہو، وہ سات دس کلومیٹر کا فاصلہ ہوتا ہے بہر حال ان تمام دوستوں کی بات بھی صحیح ہے کچھ ایم پی اے نئے آئے ہیں ان کے حلقوں میں کام بالکل نہیں ہوا ہے یا پہلے ایم پی اے صاحبان آئے تھے انہوں نے کام مکمل نہیں کیا تو ظاہر بات ہے کہ سیاسی پارٹی کی بھی بات ہوتی ہے تو پی اینڈ ڈی نے بھی یہ بات تسلیم کر کے ایم پی اے فنڈ کو بڑھا کر پانچ کروڑ پھر ساڑھے سات کروڑ تک پہنچا دیا ہے وہ فنڈ ہم نے شامل کر دیا ہے تو اس وقت میری دوستوں سے گزارش ہے کہ اس بجٹ کے بعد جب فیصلہ ہو گیا ہے اور حکومت بلوچستان نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم ان جاری سکیموں کو پایہ تکمیل تک ضرور پہنچائیں گے کیونکہ اگر نہ ہوا تو یہ بلوچستان کے لئے نقصان ہے اس وجہ سے اس کے بعد کوئی نئی سکیم شامل نہیں ہوئی ہے کوئی نئی سکیم اس کے لئے کوئی غیر ضروری رویژن ہو تو وہ میں نہیں بتا سکتا وہ میرے علم میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد کسی بھی سکیم کا حجم نہیں بڑھایا گیا ہے اس کے لئے بلوچستان حکومت کا فیصلہ ہو چکا ہے اس کے لئے بار بار کہنا چونکہ ہم تمام حکومت کے لوگ ہیں اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور ہم اپنے عوام کے لئے ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیں میں سمجھتا ہوں بجٹ بنانے کے بارے میں کہا گیا ہے جعفر خان صاحب نے کئی دفعہ بجٹ بنایا ہے اور اس کے طریقہ کار کا ان کو پتہ ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ خسارے کا بجٹ اچھا ہوتا ہے اس لئے کہ جب صوبائی حکومت نے خسارے کا بجٹ پیش کر دیا تو اس کے لئے مرکز سے کچھ حاصل کرنے کے لئے، باہر کے لوگوں کے سامنے جھولی پھیلانے کے لئے ایک موقع بن جائے گا کہ ہمیں اس کے لئے کچھ دے دیا جائے اگر ہم نے بلوچستان کے عوام کے لئے یہ فیصلہ کر لیا ہے بلوچستان کی روڈوں کو بڑے بڑے منصوبوں تک پہنچا دیا ہے یا ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہیں تو اگر یہ نہ ہوتا تو مرکز یہ ساڑھے سترہ ارب روپے نہیں دیتا ایک وجہ یہ بنی ہے کہ بھائی ہمیں ان منصوبوں کے لئے کچھ دے دو۔ یہ بجٹ بنانے کی حکمت عملی ہے ہم نے اس حکمت عملی کو اپناتے ہوئے ایک کام کر کے لوگوں کو دے دیا تو اللہ کی مہربانی سے ہمیں مرکز نے ساڑھے سترہ ارب روپے دے دیئے ہیں یہ بجٹ کی بہت بہتر حکمت عملی ہوتی ہے بجٹ بنانے والے کی مہارت ہوتی ہے کہ کچھ کر کے پھر دنیا سے مرکز سے مانگیں کہ ہماری بھی ضرورت ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے بہت اچھے فیصلے کئے ہیں اور بلوچستان کے عوام کے لئے کئے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ نے کر کے دکھایا اور ہمارا معاملہ حل ہو گیا۔ دوسری بات یہ ہے، جو بات جناب رستم جمالی صاحب نے کی اس کے متعلق میری معلومات یہ ہیں کہ باقاعدہ طور پر فنانس ڈیپارٹمنٹ بتا دے گا کہ کیا صورتحال ہے لیکن میری

معلومات کے مطابق اس وقت جو اوچ پاور پلانٹ کی رائلٹی تھی وہ ہمیں مل گئی اور ہماری حکومت نے یہ کیس وہاں چلا چلا کر مرکز سے رائلٹی حاصل کر لی گئی تو اس وقت ہمیں یہ بتایا گیا کہ یہ چیک ہمارے پاس نہیں پہنچا ہے میں یہ نہیں بتا سکتا فنانس ڈیپارٹمنٹ بتا سکتا ہے کہ یہ کیا ہوا کیا مرکز کے ہمارے اوپر قرضے تھے یہ اس سے کاٹ دیا ہے یا ہمارے تک پہنچ گیا ہے اس کے متعلق معلومات فنانس ڈیپارٹمنٹ دے گا۔ شکریہ!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** اسد بلوچ!

**میر اسداللہ بلوچ (وزیر زراعت):** Thank you جناب سپیکر صاحب! ایک اہم مسئلے پر جعفر صاحب نے بہتر انداز میں تفصیلی بات کی اور واسع صاحب نے تفصیلی جواب دیا۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں ایک چیز رہ گئی جس کو ہم عوام کے سامنے، جو صحافی حضرات بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے حوالے سے، چونکہ ہم اسمبلی کے فلور پر جب بیٹھتے ہیں ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ جو چیزیں عوام کے مفاد میں ہوتی ہیں ہم ان تک اِسی اسمبلی کے فلور کے ذریعے پہنچائیں۔ چونکہ بجٹ کے سلسلے میں بات ہو رہی ہے اس بات پر ہم بار بار شکریہ ادا کر رہے ہیں میں بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے جو over draft تھا اُس کو فریز کیا لیکن سوال یہ ہے کہ over draft کہاں خرچ ہوا؟ کِن ڈسٹرکٹوں میں خرچ ہوا؟ 17 ارب روپے بلوچستان کے نام پر جو بار بار ہم جا رہے تھے کہ بھئی اِس کو فریز کریں یا بلوچستان نے لیئے ہیں اس کو معاف کریں یا سنٹرل گورنمنٹ اپنی ذمہ داری پر لے لے۔ یہ کہاں خرچ ہوا؟ جو نئے دوست آئے ہوئے ہیں کسی کے ڈسٹرکٹ میں تو خرچ نہیں ہوا ہے۔ بلوچستان کے صرف تین چار ڈسٹرکٹوں میں اگر یہ پیسے گئے ہیں تو اُن کی تفصیلی یہاں ہم بات تو کر سکتے ہیں اِس دفعہ پھر یہ گورنمنٹ بنی ہے پھر ہم over draft کریں تین چار ڈسٹرکٹوں کو خوبصورت کرنے کے لئے باقی پورے بلوچستان کے عوام کہاں جائیں؟ سارے بلوچستان کے ڈسٹرکٹس سارے بلوچستان کے نمائندے ہمارے لئے قابلِ قدر ہیں لیکن جب ہمارا بجٹ بنا بیوروکریسی نے ہمیں جو وہاں رپورٹ دی ہم اِس پوزیشن میں نہیں تھے کہ بجٹ ہم کِس طریقے سے بنائیں چیف سیکرٹری نے جب ہمیں مجموعی طور پر بلوچستان کی مالی حالت کے سلسلے میں brief کیا تو اُنہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ اگر بجٹ بنا تو ہم آپ کو اڑھائی کروڑ دینے کی اِس وقت پوزیشن میں ہیں تو ہم نے اتفاق کیا۔ پھر یہی بات ہوئی کہ ہم جا کے اکٹھے مرکز والوں سے بات کریں گے اگر وہاں سے کچھ پیسے ملے اکٹھا کر کے اِن کو تقسیم کریں گے تین ارب روپے کا حساب ہے سارے دوستوں کو پانچ پانچ کروڑ روپے مل گئے۔ باقی اڑھائی ارب روپے ہمیں دینے تھے، اگر وہ ہمیں نہ ملتے وہ تو ہمیں وزیر اعظم نے اپنے ثوابدیدی فنڈ سے دیئے commitment یہی تھا کہ آپ کو دو کروڑ پچاس لاکھ

روپے کی سکیم دی جائے گی، سارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں وہ اڑھائی کروڑ روپے کِدھر گئے بیوروکریسی حساب نہیں دے رہی ہیں کہیں اُنہوں نے ہمیں غلط breif کیا ہے فنانس سیکرٹری کو بُلایا جائے چیف سیکرٹری بھی ہوں گے یہ حساب میرے خیال میں سب مانگتے ہیں دوست بیٹھے ہوئے ہیں جو نہیں مانگتا ہے وہ ہاتھ نہیں اُٹھائیں۔ یہ حساب سب مانگتے ہیں (ڈیسک بجائے گئے) تو جناب سپیکر! اسی کو ہم clear کرنا چاہتے تھے۔ اُمید ہے کہ آپ کے حوالے سے بہت سی چیزیں ہماری نصیب میں ہوں گی۔ Thank you جناب سپیکر!

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** جناب سپیکر!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** اِس پر احتجاج کرتے ہیں کیونکہ مجھے نواب صاحب اور ہمارے دوستوں نے نظر انداز کر دیا ہم سے رائے نہیں لی تو ہم اِن کو باغی سمجھیں کیا سمجھیں جناب سپیکر!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** نہیں مسئلہ تو یہ ہے۔۔۔۔۔۔

**نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان):** جناب سپیکر! اِنہوں نے جو بھی کہا ہم اِن کے ساتھ ہیں۔ ہم اِن کے ساتھ ہیں (ڈیسک بجائے گئے)

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی عمرانی صاحب!

**وزیر مواصلات وتعمیرات:** جناب سپیکر صاحب! جب کیبنٹ کا اجلاس ہوا تو اِس میں اصولی طور پر یہ طے کیا گیا کہ جتنی بھی آن گوئنگ سکیمیں ہیں اِس سال اُن کو چلائیں گے تاکہ اُن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ میرے پاس ایک لسٹ ہے جو فنڈز ریلیز ہوئے ہیں آن گوئنگ سکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اُن میں چند اضلاع کو priority پر رکھا گیا ہے۔ کہیں پر پچاس ملین ریلیز کیا گیا، کہیں پر دو ملین، کہیں پر ایک ملین۔ یہ ناانصافی ہوئی ہے لہٰذا اِس پر وزیر خزانہ بھی اور منسٹر پی اینڈ ڈی بھی۔ اِس پر بحث ہونی چاہیئے کہ بھئی یہ نابرابری اور زیادتی کیوں کی گئی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔ عبدالواسع صاحب! صادق عمرانی صاحب نے ایک پوائنٹ raise کیا ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** اسد بھائی کہتے ہیں کہ آپ اور صادق عمرانی صاحب چونکہ ایک دوسرے کے دوست ہیں چیمبر میں جاکے وہاں اپنے معاملات طے کرلیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

**میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا اور QGWSP):** جناب سپیکر! اِسی حوالے سے جن ڈسٹرکٹس میں فنڈز ریلیز کیئے گئے ہیں اُن میں ہمارا ڈسٹرکٹ (واشک) بھی شامل تھا۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** ابھی آپ اُن کے چیمبر میں جائیں آپ سب اکٹھے بیٹھ جائیں۔

**وزیر پی۔واسا اور QGWSP:** نہیں ہم اُس گورنمنٹ میں شامل تھے اُس میں واشک کی مین روڈ بہت اہم روڈ ہے جو ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کے لئے جاتی ہے تین چار سال پہلے شروع کیا گیا کام اُس کے لئے تقریباً بیس پچیس کروڑ روپے رکھے گئے تھے۔تو اُس میں ٹوٹل ریلیز ان چار سالوں میں ڈیڑھ دو کروڑ روپے ہو گئے تھے۔ اِسی طرح اِس سال بھی اُس کے لئے تقریباً ایک ڈیڑھ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اگر اِسی رفتار سے اِس پر کام ہوتا رہا میں سمجھتا ہوں یہ اگلے پچاس سال تک مکمل نہیں ہوگی۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔صحیح ہے۔

**وزیر پی۔واسا اور QGWSP:** میری یہ گزارش ہے کہ یہ۔۔۔۔۔۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** میری عرض سُنیں حبیب الرحمٰن صاحب! دو منٹ مہربانی۔میرا خیال ہے میں بھی اِس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے ایک گھنٹہ اِس کے لئے زحمت کی کہ آپ اِس بارے میں پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے یا مجھ سے اِس معاملہ میں رابطہ کرتے۔اگر معاملات وہاں طے نہ ہو جاتے اور میں بھی آپ سے اتفاق کرتا ہوں یہ پسماندہ علاقہ ہے اِس روڈ کو ترجیح دینی چاہیئے۔میرے خیال میں فلور پر وہ بات کرنی ہے کہ ہم وہاں جا کر کے مایوس ہو کے اپنے معاملے سے،تو پھر فلور پر یہ معاملہ اُٹھانا چاہیئے کیونکہ اِدھر بلوچستان کے عوام کے مفاد میں کوئی آ جائے۔

**وزیر پی۔واسا اور QGWSP:** نہیں مولانا صاحب! اِس حوالے سے میں نے کیبنٹ کی گزشتہ سے گزشتہ اَدوار میں بھی ہر میٹنگ میں میں نے بات کی ہے اسمبلی کے فلور پر بجٹ سیشن کے دوران بھی میں نے بات کی مگر یہ ہوا ہے کہ میں آپ کے پاس نہیں آیا لیکن ہر فلور پر میں نے اِس پر بات کی ہے لیکن اِس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** آپ اگر میرے پاس آ جاتے یا پھر مجھے اپنے پاس بُلا لیتے تو میں آپ کے ساتھ تعاون کیلئے تیار ہوتا ابھی بھی تعاون کے لئے تیار ہوں۔

**وزیر پی۔واسا اور QGWSP:** ٹھیک ہے مولانا صاحب! جو ہوا ہے آئندہ آپ اِس پر خیال رکھیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** صحیح ہے۔میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنا سوال نمبر 56 دریافت فرمائیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جناب سپیکر! پہلے تو میں پوائنٹ آف آرڈر پر اِس۔۔۔۔۔۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** نہیں کھوسہ صاحب! آپ سوال نمبر دریافت کریں۔ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

**☆56 میر ظہور حسین خان کھوسہ:** 14-17اور20/نومبر2008ءکا مؤخرشدہ

کیا وزیر منصوبہ بندی وترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

کیا تحصیل صحبت پور ضلع جعفرآباد میں واقع اوچ شاخ کی صفائی کیلئے رقم مختص کی گئی ہے یا اس کی صفائی کیلئے مرکزی حکومت سے رجوع کیا گیا ہے۔اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:**

اوچ شاخ کی صفائی (Revamping) کا منصوبہ (PC-1) PDWP نے 99.240 ملین روپے کی لاگت سے مورخہ 8/ستمبر 2008ءکو منظور کیا جسکی کاپیاں وزارت پانی وبجلی کو مورخہ 13/اکتوبر 2008ءکو ارسال کردی گئی ہیں۔

**مولانا عبدالواسع (وزیر منصوبہ بندی وترقیات):** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی کوئی ضمنی سوال؟

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** جناب سپیکر صاحب! میں اِس سوال کے جواب کو پڑھوں گا تاکہ اِس کے اُوپر ضمنی سوال کرسکوں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی جی۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** اِس کے جواب میں بتایا گیا ہے''اوچ شاخ کی صفائی(revamping) کا منصوبہ (PC-1)PDWP نے 99.240 ملین روپے کی لاگت سے مورخہ 8/ستمبر 2008ءکو منظور کیا جس کی کاپیاں وزارت پانی وبجلی کو مورخہ 13/اکتوبر 2008ءکو ارسال کردی گئی ہیں''۔ یہ آج سے تقریباً تین مہینے پہلے۔صوبائی حکومت کے پاس فنڈز تو نہیں ہیں اوچ شاخ کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے اِس سال پچاس ہزار ایکڑ غیر آباد رہ گیا ہے۔ ہمارا پانی کا حصہ سندھ لے گیا ہے چونکہ ہمارے پاس صفائی کے لئے گنجائش نہیں تھی پانی ہماری اُوچ کینال میں نہ آنے کی وجہ سے یہ مزید silt up ہوگئی ہے تو پی اینڈ ڈی نے اِسکے پی سی ون کو اسلام آباد بھیجا ہے لیکن اِس کا follow up نہیں ہو پارہا ہے۔صوبائی حکومت کے پاس فنڈ نہیں ہے جبکہ مرکز اوچ شاخ کی صفائی کیلئے دس کروڑ روپے دے رہا ہے تو اُنہوں نے کچھ questions raise کیئے تھے۔ واپس پی سی ون کو بھیجا تھا کہ بھئی ہمارے یہ تحفظات ہیں یہ یہ نقطے ہیں اِن کا جواب دو آج سے دس روز پہلے تو انہوں نے جواب نہیں بھیجا ابھی کا مجھے پتہ نہیں ہے تو وزیر ایریگیشن یہ بتاسکیں گے کہ دوبارہ اُن کے جو نقطے تھے وہ بھیجے گئے ہیں یا نہیں؟ ہاں جی پی اینڈ ڈی پر سوال ہے۔

**وزیر منصوبہ بندی وترقیات:** وہ صرف معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

**وزیر آبپاشی وبرقیات:** سر! اُس کے لئے ہماری۔۔۔۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** سردار صاحب صحیح کہہ رہے ہیں مولانا صاحب! آپ اس کا جواب دیں؟

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی۔

**وزیر آبپاشی وبرقیات:** کھوسہ صاحب! اُس سکیم اور اِس سکیم کے بارے میں ابھی تو فلور پر جواب دینے سے مجھے معلومات ہوئی ہیں میرا خیال اُس کا بھی یہی جواب ہے کہ پراونشل گورنمنٹ میں فنڈ نہیں ہے اور وہ مرکز کے پاس، مرکز کے پاس تو already جب پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے بھیجا ہے اگر وہاں سے اُن کے کوئی سوال ہو یا اُنہوں نے objection لگایا ہے تو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اُن کے لئے تیار ہے ہم سب اُن کی منظوری کے لئے مرکز جاتے ہیں میں اور سردار صاحب جو اریگیشن کے منسٹر ہیں اُن کے ساتھ ہیں۔

**میر ظہور حسین خان کھوسہ:** اُنہوں نے جو سوالات پوچھے ہیں وہ تو کم از کم اسلام آباد بھیجیں تا کہ اُن کے اُوپر کوئی کارروائی ہو سکے۔

**وزیر آبپاشی وبرقیات:** جناب سپیکر!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی۔

**وزیر آبپاشی وبرقیات:** ظہور خان! مولانا صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے یہاں سے جو ہم بھیجتے ہیں اگر ہم خود نہیں جائیں وہاں سے کوئی کچھ نہیں دیتے ہیں۔ اوچ شاخ کے لئے شاید اُنہوں نے بولا ہے کہ آٹھ کروڑ روپے دیں گے ابھی ہمارا سیکرٹری بھی گیا ہے چیف سیکرٹری اگر کوئی ٹائم نکال کے میں، آپ اور مولانا صاحب اگر ایک دن کے لئے اسلام آباد جائیں تو یقیناً وہاں سے ہم یہ پیسے لا سکتے ہیں۔

**Mir Zahoor Hussain Khosa:** Thank you very much.

شکریہ جناب سپیکر!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی وقفہ سوالات ختم ہوا۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

## رخصت کی درخواستیں

**جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی):** محترمہ روبینہ عرفان وزیر قانون وپارلیمانی امور کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کیلئے انہوں نے رخصت کی درخواست دی ہے۔

میر عبدالرحمٰن مینگل وزیر معدنیات کوئٹہ سے باہر ہیں آج کے اجلاس کیلئے انہوں نے رخصت کی درخواست

دی ہے۔

آغا عرفان کریم وزیر حج و اوقاف زکواۃ عشر نے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

**میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے/ بی سی ڈی اے):** پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی۔

**وزیر جی ڈی اے/ بی سی ڈی اے:** جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کل کے واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں اقوام متحدہ کا ادارہ (UNHCR) کا نمائندہ جان سولیکی کو دن دھاڑے اغوا اور اسکے ڈرائیور کو قتل کر دیا گیا۔ جناب! ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اس کو ان سازشوں کا تسلسل سمجھتے ہیں جو بلوچستان کے پرامن سیاسی ماحول کو پراگندہ کرنے کی ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ جناب سپیکر! اس طرح کے واقعات سے بلوچستان کے image اور ہماری حکومت کے image کو برباد کرنے کی سازش ہے تو میں اپنی حکومت کی طرف سے اور خاص کر اپنے پینل کی طرف سے اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ Thank you

## سرکاری قراردادیں

**جناب ڈپٹی سپیکر:** میر محمد صادق عمرانی اور بابو محمد امین عمرانی صوبائی وزراء میں سے کوئی بھی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 13 پیش کریں۔

## مشترکہ قرارداد نمبر 13

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات):** ہرگاہ ڈیرہ مراد جمالی/ نصیر آباد میں واقع (OGDC) پاور پلانٹ اپنے قیام سے ابتک 43 ارب روپے کما چکی ہے۔ OGDC پاور پلانٹ نے گزشتہ سات سالوں سے زائد عرصہ میں علاقے کی ترقی و خوشحالی کے لئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا نہ ہی وزیر اعظم پاکستان کی خصوصی ہدایات اور واضح جاری کردہ احکامات پر عملدرآمد کیا ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ (OGDC) پاور پلانٹ کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنی آمدنی کا 5% نصیر آباد کے عوام کی ترقی کے لئے مختص کرے تاکہ عوام کے احساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** مشترکہ قرارداد نمبر 13 پیش ہوئی۔ محرکین میں سے کوئی بھی ایک اس کی admissibility پر بولنا چاہے۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات:** جناب سپیکر! نصیر آباد کے علاقے میں (OGDC) اوچ پاور پلانٹ موجود ہے وہاں سے گزشتہ چار پانچ سال سے جو گیس نکلتی ہے وہ ایک پرائیویٹ کمپنی ہے اس نے 43 ارب روپے اس وقت ہالینڈ گیس کمپنی کو دے چکے ہیں۔ یہ معاملہ پوری کیبنٹ نے، جتنے بھی ہمارے پارلیمانی اراکین اسمبلی موجود ہیں ہم سب نے وزیراعظم پاکستان کے سامنے اٹھایا کہ جس علاقے میں یہ پاور پلانٹ ہے کم ازکم اس علاقے کی ترقی پر 5% ترقیاتی مد میں رقم دینی چاہیے تو وزیراعظم نے وہاں پر اعلان کیا کہ 5% نصیر آباد کی ترقی وخوشحالی کیلئے (OGDC) فوری طور پر دے چھ سات مہینے ہوگئے کئی بار ان سے ہم نے رابطہ کیا لیکن آج تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ لہٰذا ہم مجبور ہوکر آج پھر اس ایوان میں آئے ہیں تاکہ اس ایوان کے توسط سے ان سے رجوع کیا جائے اور اسے پابند کیا جائے کہ وہ فوری طور پر 5% اس علاقے کی ترقی وخوشحالی کے لئے خرچ کرے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی رستم جمالی!

**سردارزادہ رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن):** جناب سپیکر! میں میر صادق عمرانی صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اس مسئلے پر کیبنٹ میں بھی پی ایم صاحب اور صدر صاحب کے سامنے بھی یہی بات ہوئی تھی کہ جی ڈیرہ اللہ یار، اوستہ محمد اور ڈیرہ مراد جمالی کو اوچ پاور پلانٹ سے بجلی دی جائے۔ اور دوسری main چیز جو اوچ پاور پلانٹ کی زمین ہے وہ میرے خاندان کی ہے کوئی سات، آٹھ سو ایکڑ ہے اوچ پاور پلانٹ نے اس کی compensation ابھی تک ہمیں نہیں دی ہے۔ 92-1991ء میں یہ شروع ہوا تھا تو اس پر سی ایم صاحب اور آپ سے میری request ہوگی یہ ہمارا اپنا matter ہے اس میں ہماری مدد کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی حبیب صاحب!

**میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا اور QGWSP):** میں میر صادق عمرانی صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ (OGDC) جو وہاں پر کام کررہی ہے ایک پراجیکٹ اوچ پاور پلانٹ میں سمجھتا ہوں کہ 5% سے زیادہ کرنا چاہیے اسی حوالے سے بلوچستان میں جتنے بھی پراجیکٹس ہیں ریکوڈک اور سیندک۔ سیندک جو کہ کئی سالوں سے چل رہی ہے اس نے اس علاقے میں ترقیاتی مد میں یا کسی اور حوالے سے ایک چھوٹا سا کام بھی نہیں کیا ہے صرف یہ ہوا ہے کہ اس علاقے کے چند لوگوں کو لیبر میں نوکریاں دلوائی گئی ہیں باقی وہاں

پر کچھ نہیں کیا ہے۔ ریکوڈک، سینڈک اور بلوچستان میں جتنے بھی پراجیکٹس ہیں جہاں بھی کام کر رہے ہیں ان کو پابند کیا جائے کہ 5% یا 10% ان علاقوں کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے رقم دیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی شاہنواز مری!

**میر شاہنواز مری (وزیر کھیل و ثقافت):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! صادق عمرانی نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ جتنے بھی دوسرے پراجیکٹس ہیں جس میں ریکوڈک یا چمالنگ ہے جہاں جہاں اس قسم کی معدنیات نکال رہے ہیں یا پراجیکٹس چل رہے ہیں ان کی جو بھی آمدنی ہو ان میں سے پانچ سے لیکر دس فیصد تک وہاں کے لوگوں کی سوشل ڈویلپمنٹ کے لئے خرچ کیا جائے۔ Thank you

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی علی مدد جتک صاحب!

**حاجی علی مدد جتک (وزیر خوراک):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جو قرارداد میر محمد صادق عمرانی نے پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں کیونکہ نصیر آباد کے لوگوں کا یہ حق بنتا ہے جو 43 ارب روپے کما چکی ہے وہ اپنی آمدنی کا 5% نصیر آباد کے لوگوں کی صحت، ایجوکیشن اور ترقیاتی کاموں کے لئے خرچ کرے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی نسرین کھیتران صاحبہ!

**محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر):** جناب سپیکر! میں بھی اس مشترکہ قرارداد کی حمایت کرتی ہوں اور اسی حوالے سے نہ صرف بلوچستان میں جن جن پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے انٹرنیشنل لیول پر بھی پہلے ان علاقوں کو develop کیا جاتا ہے اس کے بعد اسکی آمدنی باہر بھیجی جاتی ہے لیکن بلوچستان کے کسی علاقے میں اس قسم کا کوئی کام نظر نہیں آ رہا ہے سوائے سینڈک کے اس نے جو روڈ بنائی تھی وہ بیشک ابھی تک ہے لیکن اس کے علاوہ جہاں جہاں ان کی اپنی کانیں ہیں وہاں پر انہوں نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا ہے لیکن اس قرارداد کے حوالے سے میں آپ سے یہی request کرتی ہوں کہ آپ ان کمپنیوں کو یا ان لوگوں کو پابند کریں کہ پہلے ان لوکل ایریاز کو develop کیا جائے اس کے بعد next کام اپنا start کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ شکریہ!

**محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں):** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی۔

**وزیر ترقی نسواں:** جناب سپیکر! جو مشترکہ قرارداد آئی ہے صادق عمرانی اور بابو امین عمرانی کی جانب سے میں اسکی بھرپور حمایت کرتی ہوں۔ اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ نصیر آباد کافی پسماندہ ہے (OGDC) اس سے

43ارب روپے کما چکی ہے۔لہٰذا5% نصیرآباد کے لوگوں کی خوشحالی پر خرچ کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سوال یہ ہے کہ مشترکہ قرارداد نمبر13 کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد منظور ہوئی) ڈیسک بجائے گئے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** میر صادق عمرانی اور بابو امین عمرانی صوبائی وزراء میں سے کوئی بھی محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر14 پیش کریں۔

## مشترکہ قرارداد نمبر14

**میر محمد صادق عمرانی(وزیر مواصلات وتعمیرات):** ہرگاہ کہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے 20دسمبر 2007ء کو ڈیرہ اللہ یار میں ایک جلسہ عام میں اعلان کیا تھا کہ پیپلز پارٹی کے برسر اقتدار آنے کی صورت میں ڈیرہ اللہ یار اور ڈیرہ مراد جمالی کے عوام کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے عوامی وعدے کے مطابق عرصہ گزشتہ 34 سالوں سے ڈیرہ مراد جمالی میں آباد عوام کو ان کے جائز اور بنیادی حقوق مالکانہ دیئے جائیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** مشترکہ قرارداد نمبر 14 پیش ہوئی ۔ محرکین میں سے کوئی بھی اپنی قرارداد کی admissibility پر بولنا چاہے گا۔

**وزیر مواصلات وتعمیرات:** جناب سپیکر! ڈیرہ اللہ یار اور ڈیرہ مراد جمالی میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ افراد 1968ء سے وہاں آباد ہیں اس سے پہلے وہ زمینیں وہاں کے قبائلی لوگوں کی تھیں 1974ء میں زرعی اصلاحات ML17 کے تحت گورنمنٹ نے لیں اور ڈیرہ مراد جمالی کے لئے پچاس، پچاس ایکڑ شہر کیلئے وقف کیا گیا تھا اور جہاں پر لوگ آباد ہیں روزانہ آبادی بڑھتی جارہی ہے۔تو اس سلسلے میں 1974ء میں گورنمنٹ آف بلوچستان نے وزیراعلیٰ بلوچستان، MBR نے وہاں کیلئے 2روپے فکس کئے تھے Per hundred sq.ft کے حساب سے قیمت مقرر کی تھی کہ ان لوگوں کو دیا جائے۔ وہ نوٹیفکیشن on record ہے MBR کے دفتر لوکل گورنمنٹ میں ہر جگہ پر، لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوسکا۔

لہٰذا حکومت کی پالیسی رہی ہے کہ جہاں پر کچی آبادی ہے لوگ آباد ہو چکے ہیں ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور اس سلسلے میں ہماری پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے 20دسمبر 2007ء کو ڈیرہ اللہ یار میں جلسہ عام میں اس بات کا اعلان کیا تھا اگر پیپلز پارٹی برسراقتدار آئی تو وہاں (ڈیرہ مراد جمالی) کے عوام کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔لہٰذا اس ایوان کے توسط سے وزیراعلیٰ بلوچستان اور حکومت بلوچستان

سے اپیل کرتے ہیں کہ وہاں کے عوام کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کریں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی شاہنواز مری صاحب!

**وزیر کھیل وثقافت:** جناب سپیکر! صادق عمرانی نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ فارمولا پورے بلوچستان میں apply کیا جائے جہاں جہاں کچی آبادیاں ہیں سروے کیا جائے اور محکمہ concerned تمام ایریا کو لوگوں کے نام پر الاٹ کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** جی رستم جمالی صاحب!

**وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن:** میں میر صادق عمرانی صاحب کی قرارداد کی حمایت اور میر شاہنواز مری کی بات کو بڑھاتے ہوئے اس کو سپورٹ کرتا ہوں اور یہ ہونا چاہیے پچھلے تیس چالیس سالوں سے غریب لوگ وہاں آباد ہیں۔ابھی سٹلمنٹ بھی ہوا ان کے ساتھ یہ بڑی زیادتی ہوتی ہے کہ انہیں وہاں سے ہٹایا جائیں۔میرے خیال میں ان کا حق بنتا ہے تیس چالیس سال سے لوگ رہ رہے ہیں۔تو ہم سارے اس ایوان کے توسط سے ان کو سپورٹ کرتے ہیں کہ ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

**جناب ڈپٹی سپیکر:** سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے (قرارداد منظور ہوئی) ڈیسک بجائے گئے۔

اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 6/فروری 2009ء بوقت صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس بارہ بجکر پندرہ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆